Date: __/__/20 Day: ______

حضورؐ بحیثیت پیغمبر امن

تعارف:

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ آپؐ دنیا کے سب سے بڑے امن کے حامی تھے۔ اسلام کا مقصد دنیا میں امن و آشتی کا درس دینا ہے اور یہی مشن پیغمبر اسلام کا بھی تھا۔ آپؐ ہمیشہ جنگی اقدام سے او پر ا صلح صفائی، سمجھوتہ کرنا اور سفارتکاری کے ذریعے مسائل حل کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ کیونکہ جنگیں انسانی جانوں اور مال کے نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ آپؐ کی تمام جنگیں اپنے دفاع کے لئے تھیں اور محدود ہوتی تھیں۔ آپؐ نے ایسے اصولوں کو جاری کیا جس سے کم سے کم نقصان ہوتا تھا۔ آپؐ نے پرامن طریقے سے اسلام کی تبلیغ جاری رکھی۔

(1) قرآن کی بنیادی تعلیم: امن و رحمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

مفہوم: "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔"

آپؐ کا بنیادی مقصد امن، خیر خواہی اور انسانیت کو ظلم و فساد سے نجات دلانا تھا۔ آپؐ نے بدلے کی بجائے درگزر، نفرت کی بجائے محبت اور جنگ کی بجائے صلح کو ترجیح دی

Date: __/__/20   Day: ______

★ **پیغمبرِ اسلام، پیغمبرِ امن:**

اسلام کا مقصد امن، صلح اور آشتی ہے

بخاری شریف کی ایک روایت ہے جس کا مفہوم ہے۔

"اسلام امن ہے خدا امن ہے اسی طرح جنت کو امن کا گھر کہا گیا ہے"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مفہوم:

"صلح سب سے بہتر شے ہے۔"

اس لیے آپؐ کی تمام جنگیں دفاع کے لئے تھیں۔ انصاف کے لیے تھیں اور محدود تھیں آپؐ آسان اور صلح پسند عمل کو پسند کرتے تھے۔

★ **عملی و تاریخی مثالیں:**

(1) صلح حدیبیہ (6 ہجری)

سن 6 ہجری میں اللہ تعالیٰ کے نبی نے 1400 صحابہ کے ہمراہ عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے۔ آپؐ کو اطلاع ملی کہ دشمن حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اور آپؐ نے حدیبیہ میں پڑاؤ ڈال دیا۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ یہاں آپؐ اور قریش مکہ کے درمیان مذاکرات شروع ہوئے۔ قریش مکہ نے شرائط عائد کردیں۔ مثلاً

- فریقین کے درمیان 10 سال تک جنگ نہیں ہوگی

Date: __/__/20__ Day: ________

- اس سال مسلمان عمرہ کیے بغیر واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں۔
- مسلمان اپنے ساتھ تلوار کے سوا کوئی ہتھیار نہ لائیں اور وہ بھی نیام میں رہے
- مکہ مکرمہ سے جو شخص مدینہ منورہ چلا جائے اسے واپس کیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان مدینہ سے مکہ مکرمہ آ گیا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مفہوم:

"بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرما دیا"

حضورؐ نے طاقت کے باوجود صلح کو ترجیح دی۔ یہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے امن، صلح اور حکمتِ عملی اصول کی اعلیٰ مثال ہے۔

(2) فتح مکہ: ظلم کے باوجود پر امن رہنا (8 ہجری)

فتح مکہ بھی امن و مصالحت کی روشن مثال ہے 8 ہجری میں جب قریش نے جب صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی تو آپؐ کا ہزار صحابہ کے ساتھ بغیر اعلانِ جنگ کے مکہ مکرمہ کی طرف پیش قدمی کی۔ آپؐ نے مکہ کو بغیر لڑائی کے پر امن طریقے سے فتح کر لیا۔

حدیثِ نبویؐ کا مفہوم ہے:

"آج تم پر کوئی الزام نہیں جاؤ تم آزاد ہو"

جنہوں نے آپ اور مسلمانوں پر ظلم کیے تھے انہیں بھی معاف کر دیا۔

(۳) جنگِ بدر میں اخلاقی اصول

بدر کی جنگ ۲ ہجری 17 رمضان المبارک کو ہوئی مکہ کے قریش اور مسلمانوں کے درمیان ہوئی۔ مسلمانوں کی تعداد 313 تھی قریش کی فوج 1000 تھی۔ اللہ کی مدد سے مسلمانوں نے فتح حاصل کی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مفہوم:

"اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان اور کمزور تھے پس اللہ کی مدد پر یقین رکھو۔"

عام دستور کے مطابق قیدیوں کو غلام یا قتل کیا جاتا تھا۔ تقریباً 70 قیدی مسلمانوں کے ہاتھ میں آئے مگر آپ نے امن اور اصلاح کو ترجیح دی۔ بعض کو فدیہ دے کر، بعض کو مدینہ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی شرط اور کچھ کو بلا معاوضہ رہا کر دیا گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"نبی کو نہیں چاہیے (شایانِ شان نہیں) کہ اپنے یہاں قیدیوں کو رکھے جب تک کہ ملک میں خوب خونریزی نہ کرے

Date: __/__/20__ Day: ______

(4) میثاقِ مدینہ: قبائلی دشمنیوں کا خاتمہ:-

ہجرت کے بعد مدینہ میں مختلف قبائل و مذاہب آباد تھے اکثر باہم لڑتے جھگڑتے رہتے تھے بلکہ بیس برسوں سے ایک جنگ جاری تھی رسول ﷺ نے مدینہ پہنچنے کے چند ماہ بعد اہل مدینہ کو ایک سیاسی وحدت میں پیرو دیا۔ مدینہ کو ایک چھوٹی سی ریاست کی شکل دی۔ آپ ﷺ نے ایک صحیفہ نافذ کیا جو ہمارے یہاں میثاقِ مدینہ کے نام سے معروف ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مفہوم:

"اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ"

آپ ﷺ کے اس عمل سے مدینہ میں امن قائم ہوا اسلامی ریاست کی بنیاد ڈال دی گئی، عدل و انصاف کے قیام کو یقینی بنایا گیا۔ معاشرے کے اندر باہمی وجود کو فروغ دیا گیا

(5) سفرِ طائف: صبر و تحمل

619ء ہجری میں مشرکین مکہ کی مخالفت کی وجہ سے آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کے لیے حضرت زید بن حارثؓ کو اپنے ہمراہ لے کر طائف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے سرداروں کو دعوت دی مگر انہوں نے گستاخانہ جواب دیا بلکہ اوباش لڑکے پیچھے لگا دیئے انہوں نے آپ ﷺ پر پتھر پھینکے آپ ﷺ زخمی ہو گئے

حضرت جبریل امین خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا:

"آپ حکم دیں تو یہ پہاڑ طائف والوں کے اوپر گرا دوں"

آپ نے فرمایا:

"مجھے امید ہے کہ ان کی اولاد میں سے اہل ایمان اٹھیں گے"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مفہوم:

"اور اپنے رب کی خاطر صبر کرتے رہو"

اس واقعہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ رسول نے انتقام کی بجائے معاف کیا اور امن کو ترجیح دی اور یہی آپ کی سیرت کی نمایاں خصوصیت ہے۔

(6) محصوریت شعب ابی طالب:-

قریش نے آپ کو اور آپ کے ساتھ رہنے والوں کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ کوئی کھانے پینے کی چیز حضور تک پہنچنے نہ دی۔ تین سال تک محصور کیا گیا لیکن آپ نے کوئی جارحانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ آپ نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مفہوم: "یعنی صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی طرف سے ہے"

Date: __/__/20 Day: ______

۷) خطوطِ نبوی، سفارت اور عالمی امن کا پیغام:

آپؐ نے سفارت کاری کے ذریعے غیر ملکی رہنماؤں، حکمرانوں کو خطوط لکھے اور ان کو اسلام کی طرف بلایا اور ظلم و جنگ سے بچنے کی تلقین کی۔ یہ خطوط اس بات کی واضح ثبوت ہیں کہ رسولؐ کی دعوت صرف عرب تک محدود نہیں تھی بلکہ عالمی سطح پر بھی امن، انصاف اور توحید کا پیغام تھی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے اسلام کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول امن دعوت اور بین الاقوامی تعلقات میں انصاف ہے۔ جن کو آپؐ نے خطوط لکھے بعض نے اسلام کر لیا تو یہ معاملات امن پسند طریقوں سے حل ہو گئے۔

۸) آپؐ کی جنگوں پر ایک نظر:

حضورؐ کے دور میں خاص طور پر قیامِ مدینہ کے دوران ۸۲ جنگیں بشمول غزوات و سریات ہوئی تھیں۔ جس میں صرف ۱۰۵۸ انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ انسانی تاریخ کی سب سے کم شدت والی جنگیں تھی۔ اسلام نے ہر شخص کو بنیادی حقوق عطا فرمائے کسی پر ظلم کے بدلے کو روا نہیں رکھا۔ اہلِ قتال جن پر تلوار اٹھانا جائز ہے ان پر بھی غیر محدود حق حاصل نہیں ہے بلکہ اس کے لیے بھی کچھ پابندی ضروری ہے۔ حضورؐ نے ان حدود و آداب کی پابندی خود بھی کی اور مجاہدین کے لیے لازمی قرار دیا ہے۔

~~(۹) حجۃ الو~~

(۹) خطبہ حجۃ الوداع: امن کا درس

۱۰ ہجری میں نبی کریم ﷺ نے آخری حج کے موقع پر تاریخی خطبہ دیا جو قیامت تک کے انسانیت کے لیے امن اور عدل کا منشور ہے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے انسانی جان و مال اور عزت و احترام پر زور دیا۔

آپ ﷺ نے نسلی و لسانی امتیاز ختم کرتے ہوئے فرمایا:

مفہوم:

"کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو ~~کالے~~ گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے"

عورتوں کے حقوق پر زور دیا گیا اور فرمایا:

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔"

غلاموں کے حقوق کے بارے میں فرمایا:

مفہوم: "تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں تم خود جو کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ جو خود پہنتے ہو انہیں بھی وہی پہناؤ۔"

آپ ﷺ نے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کا حکم دیا۔ اور فرمایا:

مفہوم: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

Date: __/__/20__ Day: ________

نتیجہ:

اسلام کی اساس امن و سلامتی ہے۔ آپ ﷺ کا مقصد صرف مذہبی تعلیم دینا نہیں بلکہ ایک پرامن معاشرہ بھی تشکیل دینا تھا۔ آپ ﷺ نے خود بھی ہر موقع پر عفو و درگزر، صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین دی۔ صلح حدیبیہ، میثاق مدینہ، سفر طائف، جنگ بدر جیسے مواقع پر صبر کیا اور امن سے سارے مسائل حل کیے۔ آپ ﷺ کی سیرت پاک میں امن و سلامتی کا ہی درس ملتا ہے اور آپ کی ذات امن و ہم آہنگی کی سب سے بڑی مثال ہے۔